جلد ۲۲ | مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پالم پور سے ۱۰ بجے دن کو بذریعہ موٹر تشریف لائے ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ماہواری دو ورقہ جس میں زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئیوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تمام جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا جارہا ہے جنہیں نہ ملے۔ وہ اطلاع دے کر نظارت متعلقہ سے براہ راست منگوالیں۔

۱۴ مئی۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل ضلع لائل پور کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تربیت اپنے دورہ سے واپس آگئے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو چاہئے کہ رضاء الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کردے

(فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۰۳ء)

"انسان کو صرف پنجگانہ نماز اور روزوں وغیرہ وغیرہ احکام کی ظاہری بجا آوری پر ہی ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ نماز پڑھنی تھی۔ پڑھ لی۔ روزے رکھنے تھے رکھ لیئے زکوٰۃ دینی تھی۔ دے دی۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں۔ اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے، مومن کی تعریف یہ ہے۔ کہ خیرات و صدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجا لائے۔ اور ہر ایک کار خیر کے کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو۔ اور کسی تصنع و نمائش و ریا کو اس میں دخل نہ ہو۔ یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص۔ اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ اور ایک سچا۔ اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے اس وقت اللہ تعالےٰ اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اور اس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے الغرض ہر ایک فعل اس کا اور ہر ایک حرکت و سکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس سے دشمنی کرتا ہے، وہ خدا سے دشمنی کرتا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے۔ کہ میں کسی بات میں اس قدر تردد نہیں کرتا جس قدر کہ اس کی موت میں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ مومن اور غیر مومن میں ہمیشہ فرق رکھدیا جاتا ہے۔ غلام کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت رضاء الٰہی کو ماننے اور ہر ایک رضاء کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں دریغ نہ کرے"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۳ء)

امداد مصیبت زدگان

زلزلہ کوئٹہ کی تیسری فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی امداد کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ پہلی فہرستوں کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم
میزان فہرست شائع شدہ	۲۲۷-۶-۶
خانصاحب بابو برکت علی صاحب	۱۲-۰-۰
اہلیہ " " "	۱-۰-۰
سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان	۳۴-۵-۰
غلام احمد صاحب بسراواں	۲-۴-۰
بابو رگھبیر چند ریلوے کلرک قادیان	۱-۰-۰
منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی	۱-۰-۰
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	۲۰-۰-۰
سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی	۱۶-۰-۰
جماعت احمدیہ دوالمیال	۱۰-۰-۰
نور محمد صاحب ہیڈ اوورسیئر قادیان	۸-۰-۰
ظہور الدین صاحب اجنالہ	۱-۴-۰
مسعود احمد صاحب کپورتھلہ	۷-۶-۶
ڈاکٹر منظور احمد صاحب سکرٹری دار الفضل قادیان	۴-۵-۶
ماسٹر محمد بخش صاحب ہائی سکول قادیان	۱-۰-۰
عملہ اخبار مصباح قادیان	۱-۰-۰
محلہ دار العلوم معرفت فضل محمد صاحب	۱۲-۱۰-۹
چودہری عبد المالک صاحب ڈبوالی	۵-۰-۰
عبد العلیم صاحب انبالہ	۴-۸-۰
حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ	۱-۱۲-۰
منشی نواب علی صاحب پونچھ	۵-۲-۰
ملک فیروز الدین صاحب جالندھر	۴-۰-۰
میزان کل	۱۰۱۱-۰-۶

جماعت احمدیہ اٹھوال

کا

سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ اٹھوال کا سالانہ جلسہ ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ر جون کو ہوگا۔ نظارت دعوت و تبلیغ نے منظوری دے دی ہے۔ قرب و جوار کے احمدی بکثرت شامل ہوں:

خاکسار۔ محمد رمضان سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال۔ ضلع گورداسپور

جماعت احمدیہ کا انگریزی ہفتہ وار اخبار

جماعت احمدیہ کا انگریزی ہفتہ وار اخبار "سن رائز" نہایت اہم پروگرام کے ماتحت لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔ مضامین دلچسپ مذہبی اور علمی معلومات سے پُر ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن کا شارح مسلمانوں کے حقوق کا محافظ موجودہ زمانہ کے معاشرتی اور اقتصادی پہلو پر روشنی ڈالنے والے مضامین کا حامل ہونے کے علاوہ اس کی خاص خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جمعہ کا ترجمہ بھی دیا جاتا ہے۔ جماعت کے انگریزی دان احباب کا فرض ہے۔ کہ خود اس کے خریدار بننے کے علاوہ غیر احمدی دوستوں کو بھی بنائیں۔ تاکہ احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں مخالفین سلسلہ کی طرف سے غیر احمدی انگریزی دان طبقہ میں پیدا کی جاتی ہیں۔ ان کا ازالہ ہوتا رہے۔ قیمت اخبار عوام کے لئے چار روپیہ سالانہ طالب علموں کے لئے تین روپیہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت مینجر صاحب اخبار "سن رائز" ۵۲ ٹمپل روڈ لاہور سے منگا کر ملاحظہ کریں:

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ر جون سے ۱۲ر جون ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	غلام حسین صاحب	ضلع نواب شاہ سندھ	۷	مولا بخش صاحب	ضلع جالندھر
۲	آئی۔ ایس۔ آدم	گولڈ کوسٹ افریقہ	۸	جھنگا صاحب	"
۳	فقیر محمد صاحب	ضلع راولپنڈی	۹	منشی محمد لطیف صاحب	" لائل پور
۴	غلام محمد صاحب	" "	۱۰	مولوی محمد حسین صاحب	" امرتسر
۵	محمد دیوان صاحب	" سیالکوٹ	۱۱	میاں غلام محمد صاحب	" جھنگ
۶	منشی اللہ دتا صاحب	" "	۱۲	سبز علی خاں صاحب	دہلی

سکرٹری تالیف و تصنیف کے فرائض

اپنے حلقہ میں بعض جماعتوں نے حال ہی میں سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر کئے ہیں۔ اور ان کے فرائض نظارت ہذا سے دریافت فرما رہے ہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے حسب ذیل فرائض سکرٹری تالیف و تصنیف درج کئے جاتے ہیں۔ (۱) تمام ایسی کتب رسائل۔ ٹریکٹ۔ اشتہارات وغیرہ جو اسلام کے خلاف یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کیخلاف مخالفوں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں۔ ان کی کم از کم ایک کاپی مرکزی لائبریری قادیان میں ارسال کرنا اور اگر مقامی جماعت قیمت مہیا نہ کر سکتی ہو تو ناظر تالیف و تصنیف کو اس کی قیمت سے آگاہ کرنا (۲) تمام ایسی ضروری کتب جو خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھی گئی ہوں۔ یا خلاف۔ خواہ قدیم ہوں۔ خواہ جدید خواہ کسی زبان میں ہوں ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط ان کو فراہم کر کے مرکزی لائبریری قادیان کے لئے ارسال کرنا (۳) ان کے حلقے میں اگر کوئی ٹریکٹ یا اشتہار مخالفین کی طرف سے شائع ہو۔ تو اس کا جواب لکھنا یا لکھوانا (۴) جو ٹریکٹ کتاب یا اشتہار ان کے حلقے میں کسی احمدی کی طرف سے سلسلہ کی تائید میں شائع ہو۔ اس کے ایک یا دو نسخے مرکزی لائبریری کو بھیجنا۔ (۵) ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنا اور اس کے خریدار مہیا کرنا (۶) علم علمی کتابوں کا مہیا کرنا جو لائبریری کے لئے مفید ہوں۔ (۷) سلسلہ کی کتب کی فروخت کے لئے احباب میں تحریک کرنا اور غیروں میں ان کی خریداری کے لئے سعی کرنا اور آرڈر لیکر قادیان میں بھجوانا۔ انگریزی ترجمہ قرآن کیلئے خریدار مہیا کرنا (۸) نظارت تالیف و تصنیف قادیان میں اپنے کام کی ماہواری رپورٹ بھیجنا۔ تا ریکارڈ میں محفوظ رہ سکے۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی میں

کامیاب ہونے والے احمدی

لاہور سے ۱۳ر جون۔ ایف۔ ایس۔ سی اور ایف۔ اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی سے کامیاب ہونے والے احمدی طلباء کے متعلق مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے تار ارسال کیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلِ خدا ایف اے انگریزی میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے علاوہ علی قاسم صاحب انور مولوی فاضل اور محمد احمد صاحب مولوی فاضل نے بھی صرف انگریزی میں ایف۔ اے پاس کیا۔

صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب اور نور الدین صاحب برہمی نے ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل میں کامیابی حاصل کی۔ مبارک علی صاحب۔ شریف احمد صاحب عبد اللہ مصطفےٰ صاحب۔ ریاض الدین صاحب لطیف غلام نبی صاحب گلگتی۔ اور مبارک عیسیٰ صاحب نے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا:

مرزا سیف اللہ خانصاحب نے بہاولپور کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

مصیبت زدگانِ کوئٹہ کے متعلق آریوں اور احراریوں کا انسانیت سوز رویہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عرصہ قبل اہلِ ہند کو از راہ ہمدردی اور خیر خواہی آنے والی مصیبتوں اور ہلاکتوں کے متعلق نہایت ہی دردمندانہ رنگ میں مطلع فرمایا تھا۔ اور فسق و فجور ترک کر کے اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن جب غفلت شعار قلوب نے اس بارے میں کچھ بھی محسوس نہ کیا۔ اور نہ اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا کی۔ تو خدا تعالےٰ نے اپنی اس سنت کے مطابق کہ جب وُہ اپنے کسی مامور و مرسل کے ذریعہ اتمام حجت کر دیتا ہے۔ تو پھر انذاری نشانات دکھاتا ہے بلاؤں پر بلائیں۔ اور مصیبتوں پر مصیبتیں نازل کرنی شروع کر دیں حتےٰ کہ دفعتہً اور بغتہً رونما ہونے والی قہری تجلیات بھی اہلِ ہند نے دیکھ لیں۔ اور وُہ تمام باتیں حرف بحرف پوری ہو گئیں۔ جو قبل از وقت بتا دی گئی تھیں۔ چنانچہ آج ہر شخص تسلیم کر رہا ہے۔ کہ کوئٹہ کے زلزلہ نے قیامت کا نظارہ پیش کر دیا۔ اور ہندوستان میں زلزلوں کے آنے کی پیشگوئی شائع کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا تھا۔ کہ ” دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی“۔ پھر آپ نے اس کی جو تشریح و تفصیل بیان فرمائی۔ وُہ بھی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں جب ہم ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی اصلاح کا مزید موقع دیا ہے۔ اور جن کی آنکھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق خدا تعالےٰ کا بھڑکتا ہوا غضب دیکھا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ عبرت حاصل کرو۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو۔ بدیوں اور بد کرداریوں کو چھوڑ دو۔ خدا کے بندوں کے خلاف فتنہ و شرارت سے باز آجاؤ۔ تا خدا تعالےٰ کی اس گرفت سے بچ سکو جس کے متعلق اس کا مامور اور مرسل ان الفاظ میں اطلاع دے چکا ہے۔ کہ

” ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا۔ وُہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے۔ کہ جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے“۔

تو ہم پر احراریوں اور آریوں کی طرف سے طرح طرح کے تمسخر کئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ہم لوگوں کے تباہ و برباد ہونے سے خوش ہوتے ہیں مصیبت زدوں کو ان کی مصیبت کے وقت چڑاتے ہیں۔ ان کے زخموں پر مرہم لگانے کی بجائے نمک چھڑکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں باقی سب کے سب لوگ مغموم ہوتے ہیں اور مصیبت زدوں کی ہر قسم کی امداد کرنے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ احراریوں کا نمائندہ اخبار ” زمیندار“ لکھتا ہے:۔

” کوئٹہ کے ہلاکت بار و لرزہ خیز زلزلہ سے تمام ہندوستانی مغموم و محزون ہیں۔ کیا ہندو۔ کیا مسلمان۔ کیا عیسائی۔ کیا پارسی۔ کیا جینی۔ کیا بدھ لیکن مرزائی خوشی کے مارے اپنے پاجاموں اور پتلونوں میں پھُولے نہیں سماتے“۔

یہ تو ہمارے متعلق احراری نکتہ چینی کا نمونہ ہے۔ اب آریوں کی نکتہ چینی کا انداز ملاحظہ ہو۔ اخبار ” پرتاپ“ لکھتا ہے:۔

” کوئٹہ میں وُہ ہولناک زلزلہ آیا۔ کہ خدا کی پناہ۔ وہاں کے حالات پڑھ پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں۔ جو سنتا ہے افسوس کر کے رہ جاتا ہے۔ انسانوں کی ایک عظیم بستی کا یکایک برباد ہو جانا کوئی کم افسوسناک حادثہ نہیں ہے پردیسی۔ مزدور۔ کلارک۔ عورتیں بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ امیر۔ غریب زلزلہ کے ایک جھٹکے سے پیوند زمین ہو گئے۔ اور تمام ملک اس حادثہ پر کڑھ رہا ہے۔ لیکن سُنا ہے قادیان کے بزرگ گھی کے چراغ جلا رہے ہیں“۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ہر دردمند انسان کو کوئٹہ کے ہولناک نقصان جان و مال کی وجہ سے رنج پہونچا ہے۔ اور ہر مذہب و ملت کے شریف اور انسانیت کی قدر کرنے والے لوگوں نے مصیبت زدوں کی مصیبت کم کرنے میں حتی المقدور امداد کی ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے بھی جس قدر ممکن ہوا۔ اس بارے میں کوشش کرنا اپنا فرض سمجھا ہے لیکن احراری اور آریہ جو ایک طرف تو خدمتِ خلق کے ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ اور دُوسری طرف جماعت احمدیہ پر الزام لگا کر مخلوقِ خدا کی ساری ہمدردی اور تمام خیر خواہی کے اجارہ دار صرف اپنے آپ کو ہی قرار دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس دردناک موقعہ پر مصیبت زدوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ان کی تکالیف کو کم کرتے ہُوئے اور انہیں آرام پہنچاتے ہُوئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئیے ہیں۔ اور جس طرح اپنے مغموم اور محزون ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے وُہ ذیل کے نہایت مختصر حالات سے ظاہر ہے:۔

احراریوں کی طرف سے کھلم کھلا آریوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ ” انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ اپنی سماج کی تعداد بڑھانے کے لئے مسلمانوں کی ان لاوارث عورتوں اور ان کے مصیبت زدہ بچوں کو حاصل کیا جائے۔ جو پناہ گزینوں میں کوئٹہ اور بلوچستان سے آرہے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہُوا ہے کہ بعض شقی القلب لوگ محض اپنی اغراض مشئومہ کی خاطر اس تاک میں بیٹھے ہیں۔ کہ انہیں بردہ فروشی کے لئے کوئٹہ کے مصیبت زدہ اشخاص میں سے کوئی شکار مل جائے“۔

پھر مصیبت زدہ مسلمان عورتوں کے متعلق آریوں اور عیسائیوں کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ ” انہیں اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔ کہ خدمتِ خلق اور مذہبی نشانات کے بھیس میں ان کے دین اور عصمت پر ڈاکہ ڈالنے کی نیت لیکر آنے والے شکاری بھی موجود ہیں۔ لہٰذا ان بھولی بھالی اور مصیبت زدہ عورتوں کا ہمدردی کا معمولی سا اظہار کرنے والے لوگوں کے فریب میں آجانا معمولی بات ہے“۔

آخر یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ ” اکثر مسلمان یتامیٰ آریوں اور عیسائیوں کے قبضہ میں چلے گئے“۔

ان بیانات سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ احراریوں کے خلقِ خدا کے بلند بانگ دعاوی محض ڈھول کے پول کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ مصیبت زدوں کی مصیبت کو ہلکا کرنا تو الگ رہا۔ وُہ انہیں آریوں اور عیسائیوں کے قبضہ میں جانے سے بھی نہ بچا سکے۔ اور ان کے اپنے بیان کے مطابق خاصکر اکثر مسلمان یتامیٰ آریوں اور عیسائیوں کے قبضہ میں چلے گئے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ آریوں نے اس موقعہ پر نہایت ہی سنگدلی سے کام لیا۔ اور مصیبت زدہ عورتیں اور بچے جو اپنا سب کچھ لُٹا کر آئے تھے۔ ان کی عصمت اور ان کے مذہب پر نہایت شرمناک طریق سے ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی۔

یہ ہے اس خدمتِ خلق اور انسانی ہمدردی کی حقیقت۔ جو آریوں نے مصیبت زدگانِ کوئٹہ کے متعلق دکھائی۔ اب احراریوں کی خدمت ملاحظہ ہو۔ جو اعتراض احراریوں نے آریوں پر کئے ہیں بعینہٖ وہی اعتراضات آریہ احراریوں کے متعلق کر رہے ہیں۔ چنانچہ ” ملاپ“ لکھتا ہے:۔

” ہماری اطلاع یہ ہے۔ کہ چند غنڈے والنٹیروں کا بھیس بنا لیتے ہیں۔ اور ریلوے پلیٹ فارم میں داخل ہو جاتے ہیں جب کہیں کوئی مصیبت کی ماری نوجوان عورت ان کو نظر آتی ہے۔ تو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دُکھی انسان ڈاکوؤں کو بھی اپنا ہمدرد سمجھنے لگ جاتا ہے اس طرح بیچاری وو دھوا عورتیں ان لفنگوں کے جال میں پھنس جاتی ہیں۔ لاوارث ہندو اور سکھ بچوں کو بھی مشٹنڈے نہیں چھوڑتے بیسیوں ہندو بچوں کو انہوں نے مٹھائی وغیرہ دیکر ترکی ٹوپی پہنائی۔ اور اپنے مسلم یتیم خانوں میں جو انہوں نے خفیہ مقامات پر کھول لئے ہیں۔ لے گئے“۔

اسی رنگ میں ” پرتاپ“ نے بھی احراریوں کے متعلق اظہارِ خیال کیا ہے۔ کیا یہ تعجب اور حیرت کا مقام نہیں۔ کہ جن لوگوں کی خدمتِ خلق ایسے شرمناک رنگ میں رنگین ہے۔ جن کی ہمدردی و خیر خواہی اس درجہ ظلم و ستم تک پہونچی ہُوئی ہے۔ جن کا غم و حزن اس قدر سنگدلی تک پہونچا ہُوا ہے۔ وُہ جماعت احمدیہ پر اس لئے زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔ کہ احمدی لوگوں کو خدا تعالےٰ کے غضب سے بچنے کے لئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں:۔

شیعہ علمائ پر حملہ اور مولوی مظہر علی صاحب

جماعت احمدیہ کے خلاف "احرار" کا جو لائین کر بعض شیعہ اور سنّی اپنی خاص اغراض کے ماتحت دوش بدوش کھڑے ہو کر جو فتنہ پردازی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ مثلاً عطاء اللہ صاحب سُنّی کہلاتے ہیں۔ اور احرار کے جنرل سکرٹری مولوی مظہر علی صاحب شیعہ۔ لیکن عام شیعوں کو نہیں۔ بلکہ ان کے تمام علماء کو سُنّی جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ اخبار "النجم" کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ یاد رہے یہ لکھنؤ کے ان لوگوں کا اخبار ہے۔ جن کے ہاں حال ہی میں مولوی عطاء اللہ صاحب جا کے ٹھہرے۔ اور شیعوں کے خلاف حد درجہ دل آزار تقریریں کیں۔ اخبار مذکور اپنی ۳۱ر مئی کی اشاعت میں شیعہ علماء کی طرف اشارہ کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"فلم کمپنیوں میں ایکٹ کرنے اور روپ بھرنے والے اخلاق و شریعت دونوں کے آئین سے مجرم اور ناقابلِ معافی جرم کے مرتکب سہی۔ لیکن خدارا بتائیے کہ کیا وہ ان خونی ڈرامہ کرنے والے ملّاؤں سے بھی زیادہ ملامت کے مستحق ہیں۔ جن کا ہر پارٹ ایک ٹریجڈی اور قومی و مذہبی دردناکیوں کا ذخیرہ رکھتا ہے"۔

اس کے بعد ذرا وضاحت سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ "ہم کو اپنے محترم مولوی عبدالرزاق خان صاحب ملیح آبادی کے بعض معتقدات اور ان کے طریق کار سے گو کتنا ہی سخت اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن ان کی شائع کردہ ایک اپیل کی سرخی "علماء سو کو گرا دو" ہمیشہ یاد رہے گی۔ اور ہم سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہمیشہ دعا کرتے رہیں گے۔ کہ خداوندا وہ وقت جلد آوے جبکہ قوم مسلم اس ناپاک آمیزش سے پاک ہو سکے۔ اور علماء سوء سے متعلق ہمارے دوست کی دیرینہ توقع پوری ہو"

پھر لکھا ہے۔ "تقدس مآب کے متعلق جبکہ قوم کے ثقہ لوگوں سے کچھ دریافت کیجئے۔ تو ایسا ادب سے نام لیتے ہیں۔ کہ ہیبت تقدس سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔ لیکن جلوت کی گرما گرمیوں سے الگ ہو کر خلوت کی خبر لیجئے۔ تو معصیت کی گرانباریاں دیکھ کر لرزہ بر اندام ہو جائیے گا۔ ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند ؛ چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند"

کیا مولوی مظہر علی صاحب غور فرمائیں گے۔ کہ جو لوگ ان کے علماء اور ان کے مجتہدوں کو اس صورت و شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی قدم اٹھانا چاہیئے یا نہیں۔ جب مظہر علی صاحب شیعہ کہلاتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ شیعوں پر سُنّیوں کی طرف سے جو حملے کئے جاتے ہیں۔ ان کے اندفاع میں حصہ نہیں لیتے۔ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ اور ہو سکتی ہے۔ کہ انہیں اپنے ذاتی اغراض کچھ کرنے نہیں دیتے۔ اور گویا انہوں نے اپنے مذہبی عقائد احراریوں کے ہاں رہن رکھے ہوئے ہیں۔

چھ ہفتوں میں پانچ زلزلے

قرآن شریف اور کتب سابقہ کی رُو سے آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ کا ایک خاص قہری نشان زلزلوں کی صورت میں رونما ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ۔ قلوبٌ یومئذٍ واجفۃٌ ابصارھا خاشعۃ۔ یعنی زمین زلزلوں کے متواتر دھکوں سے جنبش کھائے گی اور ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دل دھڑکنے لگ جائیں گے۔ اور ان کی آنکھیں خوف اور ہیبت کے مارے اوپر نہیں اٹھ سکیں گی۔ اسی کے مطابق احادیث میں قرب قیامت کی ایک علامت زلازل کا بکثرت آنا بیان ہوئی ہے۔ حضرت مسیح ناصری نے بھی اپنی آمد ثانی کا یہ نشان بتایا۔ کہ اس وقت "قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آوے گی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آئیں گے" (متی ۲۴) ان پیشگوئیوں کے مطابق موجودہ زمانہ میں جس کثرت اور شدت کیساتھ زلزلے آرہے ہیں۔ وہ ظاہر ہیں

جمعیۃ العلماء کے اخبار "الجمعیۃ" نے بھی دوسرے اخبارات کی طرح اپنے ۹ر جون کے پرچہ میں گذشتہ تھوڑے عرصہ میں آنے والے زلزلوں کی فہرست شائع کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "گذشتہ چھ ہفتوں کے اندر دنیا کے مختلف حصوں میں ۵ دفعہ زلزلے آئے۔ (۱) ۲۱ر اپریل کو جاپان کے جزیرہ فارموسا میں زلزلہ آیا۔ جس میں تین ہزار آدمی ہلاک اور ۱۲ ہزار زخمی ہوئے۔ اور بہت سے مکانات گر پڑے (۲) مئی کے پہلے ہفتہ میں ترکی میں زلزلہ آیا۔ جس میں دو سو آدمی ہلاک اور پانچ سو زخمی ہوئے۔ اور سینکڑوں مکان گر گئے۔ (۳) ۱۲ اپریل سے ۲۳ر اپریل تک ایران کے مختلف حصوں میں زلزلے

کارکنانِ تبلیغ توجہ سے پڑھیں

جب بھی کوئی تحریک دعوۃ و تبلیغ کے متعلق "الفضل" میں شائع ہو۔ تو کارکنانِ تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ اُسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ فلاں تحریک کے متعلق فلاں فلاں کوشش کی گئی ہے۔ اور اس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اور فلاں وجوہات سے ناکامی۔ مثلاً حال ہی میں میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ

(۱) صاحب حیثیت احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تقریروں کے لئے آگے بڑھیں اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کب اور کتنے دن اس غرض کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔ تا ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

(۲) جگہ جگہ جلسے منعقد کر کے اور نیز بذریعہ اشاعت زلزلہ کے متعلق منذر پیشگوئیوں کا اچھی طرح اعلان کیا جائے۔

(۳) ۲۶ر مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ احباب کو تبلیغ کے لئے تیار کرنے کے لئے انہیں معلومات بہم پہنچانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ یہی ہدایت مستقل طور پر نظارت کی طرف سے سکرٹریان تبلیغ کو انصار اللہ کے تعلیمی اجلاسوں کے متعلق ہے۔

(۴) تبلیغی ٹریکٹوں کی اشاعت کے متعلق بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ان کی اشاعت کے متعلق انصار اللہ کے ذریعہ سے پورا انتظام کیا جائے۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق مجھے مطلع کریں۔ کہ کس قدر ٹریکٹ بھیجے جائیں۔

(۵) میں نے اعلان کیا تھا کہ تقریروں کے لئے ٹریکٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ احباب جیسا کہ میرے اور ان کے درمیان سمجھوتہ ہوا تھا۔ مقامی جلسوں کا انتظام کریں۔

پس چاہیئے تھا۔ کہ کارکنانِ تبلیغ مجھے اطلاع دیتے۔ کہ انہوں نے اپنی جماعت سے اتنے صاحب حیثیت و ذی(۱) مقدرت احباب کو تقریروں کے لئے آمادہ کیا ہے۔ یا زلزلہ(۲) کی پیشگوئیوں کے اعلان کے لئے جلسے منعقد کئے ہیں۔ یا یہ کہ انہوں(۳) نے مرسلہ ٹریکٹوں کی اشاعت کا مطلوبہ انتظام کیا ہے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ رجسٹر کھولا گیا ہے جس میں خریداروں کے نام درج کئے گئے ہیں اور انصار اللہ کو مرسلہ ٹریکٹ دیئے گئے ہیں۔ اور آئندہ ماہوار انہیں اس قدر ضرورت ہے۔ اور یہ کہ انہوں(۴) نے اتنے لوگوں تک فلاں مضمون کا ٹریکٹ پہنچا دیا ہے۔ مگر کم ایسے سمجھدار کارکنانِ تبلیغ ہیں جو خود بخود اپنے فرائض کو سمجھ کر ان کی تعمیل کرنے کے بعد نظارت کو اطلاع دیں نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نظارت اعلیٰ بصیرت اور اطمینان سے اپنی سکیم کو خاطر خواہ نہیں چلا سکتی۔ جب تک مقامی کارکنوں میں فرض شناسی کا مادہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہ مرکز کے ساتھ پورا پورا تعاون نہیں کرتے۔ ہمارے سارے کام ادھورے رہیں گے۔ اس ضمن میں میرا روئے سخن جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹوں اور کارکنانِ تبلیغ سب کی طرف یکساں ہے۔ اور میں ہر ایک سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے نظارت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم پر توکل رکھتے ہوئے انہیں اشاعت کے لئے ٹریکٹ دوں گا۔ تقریروں کے لئے مبلغ دوں گا۔ بلکہ ان کی تقریر کے لئے مزیدی مضامین مطبوعہ شکل میں بھی دوں گا۔ اور جہاں تک میرے لئے ممکن ہے ہر سہولت بہم پہنچانے کے لئے تیار ہوں۔ کچھ وہ بھی توجہ کریں۔ اور جیسا بتایا جائے ان کی طرف سے اس پر عملدرآمد ہو۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

الانذار

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے

قریبًا ہر سال مرسلِ ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے الفاظ مقدسہ میں زلزلوں کی پیشگوئیوں کی خبریں بطور انذار شائع کی جاتی رہی ہیں۔ تا دُنیا ان سے فائدہ حاصل کرکے اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ گذشتہ سال صوبۂ بہار میں جب خوفناک زلزلہ آیا۔ تو اس موقعہ پر یہ پیشگوئیاں عام طور پر مشتہر کی گئی تھیں۔ اسی طرح ابھی ایک ماہ کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ فارموسا (جاپان) میں ایک تباہی انگیز زلزلہ آیا۔ اور ہم نے ان پیشگوئیوں کی اشاعت کا فرض ادا کیا تھا۔ مگر افسوس کہ دُنیا نے ان سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور نہ اصلاح کی طرف توجہ کی۔ اب کوئٹہ (بلوچستان) میں ایسا ہی ہلاکت آفرین زلزلہ واقعہ ہونے کی چونکا دینے والی خبریں آ رہی ہیں جس سے طول و عرض ہند میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک دفعہ پھر دُنیا کو اس زمانہ کے مامور کی پیشگوئیاں جو اس نے آج سے کئی سال پیشتر خدا تعالےٰ سے بذریعہ وحی خبر پا کر بطور انذار شائع کی تھیں سُنا دیں تا آئندہ وُہ نصیحت پکڑیں۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب سے بچ جائیں وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن ؛

حضرت امام الزمان فرماتے ہیں:۔

۱۔ "قرآنی آیت وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ع۲) سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اور یہ عذاب اس کی تصدیق کے لئے قہری نشان کا حکم رکھتا ہے۔ اس وقت بھی خدا کا ایک رسُول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو۔ اور ایمان لاؤ ؛

جس کے کان ہوں سُنے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے جب ایک انسانی سلطنت عدولِ حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے۔ اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں۔ اور اس بارے میں عربی میں مجھے جو وحی ہوئی وُہ یہ ہے۔ نَزَلْتُ لَکَ۔ لَکَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَنَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ یعنی میں تیرے لئے زمین پر اُتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وُہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں۔ یا آئندہ بنائیں گے گرا دینگے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زلزلہ نہیں۔ بلکہ کئی زلزلے ہونگے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گراتے رہیں گے ؛

دوسری پیشگوئی زلزلہ کے بارہ میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ؛

اب سُنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو۔ گالیاں دو تہمتیں لگاؤ۔ اور مفتری نام رکھو۔ اور چاہو تو قبول کرو۔ میں نے قبل از وقت بتا دیا بد قسمتو تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔ خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق" (مقتبس از اشتہار النداء من وحی السماء)

۲۔ "رات تین بجے کے قریب خدا تعالےٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی۔ جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:۔

تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ دَنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔ یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھلائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا۔ وُہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے نیکی کرکے اپنے تئیں بچا لو قبل اس کے کہ وُہ ہولناک دن آ جائے۔ جو ایک دم میں تباہ کر دیگا خدا ان کے ساتھ ہے۔ جو نیکی کرتے ہیں۔ اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا۔ یعنی وہ وقت آ گیا۔ کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جائے۔ حق آ گیا۔ اور باطل بھاگ گیا ؛

دیکھو۔ آج میں نے بتا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وُہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے۔ قریب ہے۔ کہ میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وُہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی مجھے اُس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دُنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچاؤ گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے۔ جیسا کہ وُہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا۔ تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وُہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بد قسمت کہے گا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وُہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے" (اشتہار الانذار)

۳۔ "یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقینًا سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے۔ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے۔ اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وُہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وُہ چپ رہا۔ مگر اب۔ وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔ کہ وُہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وُہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وُہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ - کالم چار)

الف ۔ حے ۔ میم ۔ دال می خوانم
نام آں نام دار می بینم

اعتراض

شعر مندرجہ عنوان کے متعلق ایک دوست کے یہ لکھنے پر کہ بعض اصحاب اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اصل شعر میں ا م ۔ ح ۔ م دال تھا۔ جو تحریف کر کے ا ح ۔ م ۔ دال بنا لیا گیا ہے۔ مگر مصرعہ پہلی ہی صورت میں موزون ہوتا ہے۔ دوسری میں نہیں۔ کیونکہ لفظ الف متحرک الاوسط ہے۔ نہ کہ ساکن الاوسط۔ اور اگر الف ساکن کر کے پڑھا جائے۔ تو گو اس صورت میں مصرعہ تو موزون ہو جائے گا۔ لیکن پھر یہ اعتراض وارد ہو گا۔ کہ متحرک حرف کو ساکن کر لیا گیا۔ جو جائز نہیں ہے ۔

خلاصہ جواب

میں نے الفضل ۵ مارچ ۱۹۳۵ء میں اس کا جو جواب دیا تھا۔ وہ خلاصۃً یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ شعر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کتاب "اربعین فی احوال المہدیین" میں سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ شعر اسی طرح درج ہے اس لئے حضور علیہ السلام کے خلاف تحریف کا الزام قطعاً باطل ہے۔ اور چونکہ احادیث میں مہدی کا نام احمد آیا ہے۔ اس لئے شعر میں ا ۔ ح ۔ م ۔ د کا ہونا درست معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کی تائید واقعات نے بھی کر دی ہے کیونکہ بمطابق پیشگوئی ولی نعمت اللہ صاحب "پسرش یادگارے بینم" احمد مہدی موعود علیہ السلام کا بیٹا ان کا جانشین ہوا۔ نیز متحرک کو شعر میں بہ ضرورت ساکن باندھنے کو جائز قرار دیتے ہوئے میں نے لکھا تھا۔ "چونکہ سائل نے لکھا ہے کہ یہاں کے بعض اصحاب نے اس نکتہ کو حل کرنے کے لئے سر اقبال اور حفیظ صاحب جالندہری کو لکھا ہے۔ اس لئے فی الحال مثال دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ صحیح جواب یہی دے سکتے ہیں۔ کہ شعر میں ایسے الفاظ کو ساکن الاوسط پڑھنا جائز ہے" ۔

"احسان" کا اعتراض

میری اس تحریر میں دونوں اعتراضوں کا جواب موجود تھا۔ اور ہر معمولی عقل و فہم کا انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ میری مذکورہ بالا تحریر کی تردید صرف اسی حالت میں ہو سکتی تھی۔ جبکہ یہ ثابت کر دیا جاتا۔ کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی کتاب اربعین میں جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعر مندرجہ عنوان نقل فرمایا ہے۔ اس طرح درج نہیں ہے اور یہ کہ اساتذہ ایران کے کلام میں متحرک کو ساکن باندھنے کی مثالیں موجود نہیں ہیں لیکن میری حیرت کی حد نہ رہی۔ جبکہ "احسان" کے مدیر مطائبات نے قریباً ایک ماہ بعد "احسان" یکم اپریل ۱۹۳۵ء میں انہی اعتراضات کا اعادہ کر دیا۔ جن کا میں جواب دے چکا تھا۔ اور میری طرف منسوب کر کے لکھا۔ کہ "ہم نے اس مسئلہ کے متعلق علامہ اقبال اور مولانا حفیظ جالندہری سے استفسار کیا ہے۔ جواب آنے پر ہم اس موضوع پر لکھیں گے۔ لیکن اس واقعہ کو بھی مہینہ بھر سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور میاں شمس بدستور خاموش ہیں۔ ہم قادیانیوں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ یا تو اس مسئلہ کے متعلق علامہ اقبال اور حفیظ جالندہری کا محاکمہ شائع کر دیجئے۔ یا یہ تسلیم کر لیجئے۔ کہ مرزا غلام احمد نے شاہ نعمت اللہ کے شعر میں تحریف کی" ۔

چونکہ ہم نے علامہ اقبال اور مولانا حفیظ سے کوئی استفسار نہ کیا تھا۔ اور "احسان" نے انہی اعتراضات کو دہرایا تھا۔ جس کا جواب پہلے دیا جا چکا تھا۔ اس لئے میں نے "احسان" کی اس تحریر کی طرف توجہ نہ کی۔ لیکن اس نے پھر ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں ایک مضمون "شاہ نعمت اللہ کرمانی کا قصیدہ اور مقدسین قادیان کی خاموشی" کے عنوان سے شائع کیا۔ جس میں اس نے علامہ اقبال سے استفسار کرنے کی غلط بیانی کو دہراتے ہوئے لکھا۔ اس واقعہ کو چار مہینہ سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔ مگر استفسار کا جواب شائع نہیں ہوا۔ یکم اپریل سے ۲۴ مئی تک کے عرصہ کو چار ماہ قرار دینے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "احسان" اس بارے میں کس قدر عقل و ہوش سے کام لے رہا ہے۔ چونکہ مدیر احسان نے اپنے اس مضمون میں لکھا ہے۔ کہ "جانتے ہو کیوں جواب نہیں ملتا۔ اس لئے کہ قادیانیوں کے پاس کوئی جواب نہیں"۔ اس لئے مجھے اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

"احسان" کے دلائل

مدیر احسان لکھتے ہیں۔ "اصل میں مرزا صاحب سے کم سوادی کے باعث ایک بڑی لغزش یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے میم اور الف کو ہم وزن سمجھ لیا۔ حالانکہ میم وتد مفروق ہے۔ اور الف وتد مجموع۔ یعنی میم کا دوسرا حرف ساکن ہے اور الف کا حرف ثانی متحرک . . . . مرزا غلام احمد نے شاہ نعمت اللہ کرمانی کے شعر میں تحریف کی۔ میم کو الف سے بدل دیا۔ جس کی وجہ سے شعر کا وزن درست نہیں رہا۔

ہمارے پاس اس تحریف کے ثبوت میں دو دلیلیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ الف کو بسکون ثانی باندھنا غلط ہے۔ اور شاہ نعمت اللہ کرمانی جیسے بلند پایہ شاعر سے اس کی توقع نہیں ہو سکتی۔ دوسرے فاضل براؤن نے اپنی کتاب میں اس قصیدہ کی جو نقل شائع کی ہے۔ اس میں الف کی بجائے میم ہے۔ ان دو نو دلیلوں کا جواب دیجئے"۔

تحریف کا الزام مولانا اسمٰعیل شہید پر عاید ہو گا

اول تو میں یہ عرض کروں گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تحریف کا الزام لگانا قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ آپ نے شعر مذکور دیوبندی احراریوں کے مسلّم مقتدا اور امام مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی مشہور کتاب اربعین سے نقل فرمایا ہے۔ پس اگر اس شعر میں تحریف کا الزام عائد ہو سکتا ہے تو مولوی صاحب موصوف پر ہی عائد ہو سکتا ہے۔ اور کم سوادی کے باعث الف اور میم کو ہم وزن سمجھنے یا وتد مفروق و وتد مجموع میں فرق نہ کر سکنے کی لغزش کا اعتراض بھی انہی پر وارد ہوتا ہے۔ مدیر احسان کو بھی یہ بات کھٹکی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کھلی حقیقت پر یہ کہہ کر پردہ ڈالنا چاہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ مرزا صاحب نے جس نسخہ سے یہ قصیدہ نقل کیا ہے اس میں الف ہی تھا تو آپکو یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ آپ کے مامور من اللہ نے ایک ایسے مسئلہ میں ٹھوکر کھائی۔ جو اس کے دعوے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور ایسے معاملہ میں مامور من اللہ سے کسی غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا اس طرح دبی زبان سے یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رسالہ سے نعمت اللہ شاہ صاحب ولی کا قصیدہ نقل کیا ہے اس میں یہ شعر اسی طرح ہے۔ پس تحریف کا الزام اور وتد مفروق اور وتد مجموع میں امتیاز نہ کر سکنے کی کم سوادی کا اعتراض مدیر احسان اور تمام دیوبندی احراریوں کے مسلّم مقتدا و پیشوا مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید پر عائد ہو گیا۔ اب مدیر احسان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرنے کا کہ مامور من اللہ سے ایسی غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک حق نہیں جب تک وہ یہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ دیوبندی احراریوں کے مسلّم عالم و فاضل اور ولی و شہید مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے تحریف کر کے میم کی جگہ الف بنا لیا اور کم سوادی کی وجہ سے ان سے یہ لغزش ہوئی کہ انہوں نے میم و الف کو ہموزن سمجھ لیا۔ چونکہ مدیر احسان ابھی یہ ثابت ہی نہیں کر سکے۔ اس لئے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف لب کشائی کا حق حاصل نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا مدار اور اقوال بزرگان

مدیر احسان بالفرض اگر یہ ثابت بھی کر دیں۔ کہ انکے مسلّم ولی و شہید نے نعمت اللہ شاہ ولی کے شعر میں تحریف کر کے میم کی جگہ الف بنا لیا تھا۔ تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو نقل فرمانے پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کے دعوے کا دارو مدار آیات قرآنیہ اور الہامات الٰہیہ پر ہے۔ نہ کہ نعمت اللہ شاہ ولی کے کسی شعر پر۔ یہ شعر یا اور دوسرے بہت سے اقوال بزرگان تو حضورؑ نے مخالفین کے مسلمات کی بنا پر بطور تائید مزید پیش کئے ہیں۔ نہ بطور مدار ثبوت۔ اور ایسے تائیدی امور کے پیش کرنے کے لئے نہ صرف اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ مسلمات مقابل میں سے ہوں چونکہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید اپنے زمانہ میں ایک جید عالم گزرے ہیں۔ اور تمام اہلحدیث تمام اور دیوبندی اب بھی انکو عالم باعمل اور فاضل اجل ولی اور شہید جانتے حتیٰ کہ درجہ اجتہاد و امامت تک پہنچا ہوا مانتے ہیں۔ اور یہ بات کہ ولی نعمت اللہ شاہ صاحب کے شعر میں ا ۔ ح ۔ م ۔ د ہی تھا۔ نہ کہ م ۔ ح ۔ م ۔ د۔ شہید کے تمام معتقدین کو مسلم ہے ۔

پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ بعض احادیث میں بھی مہدی کا نام احمد آیا تھا۔ جو اصل شعر میں الف استعمال کئے جانے کا موید تھا۔ غرض کسی حوالہ کے نقل کئے جانے کے لئے جو امور ضروری ہوتے ہیں۔ وہ سب اس موقع پر موجود تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے پیش فرمایا۔

مدیر احسان اور پروفیسر براؤن

احسان نے اپنے باطل الزام تحریف کے ثبوت میں دو باتیں پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ فاضل براؤن نے اپنی کتاب میں اس قصیدے کی جو نقل شائع کی ہے۔ اس میں الف کی بجائے میم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر فاضل براؤن غیر مسلم نے اس شعر میں میم بتایا تو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مسلم نے الف بتایا ہے۔ اور ان کے مرشد سید احمد صاحب اور ان کے تمام معتقدین ومتبعین نے بھی الف ہی تسلیم کیا ہے۔ اب ہر مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ ایک اسلامی پیشگوئی کے متعلق احسان کے فاضل مسٹر براؤن کی رائے قابل قبول ہو سکتی ہے۔ یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وغیر ہم علماء وفضلا اور ان کے پیر ومرشد سید احمد صاحب بریلوی کی۔ اور اول الذکر سے تحریف کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ یا آخر الذکر سے۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ فاضل براؤن اس قوم کا ایک فرد ہے جس کے ذمہ دار ارکان اسلام کی مخالفت کرنے کے لئے اپنی مسلمہ آسمانی کتب میں بھی تحریف کرتے سے نہیں چوکے بہت ممکن ہے۔ کہ اصل قصیدے میں تو حدیث کے مطابق احمد ہی ہو۔ لیکن مسٹر براؤن نے اس لئے کہ شیعوں اور سنیوں میں امام مہدی کا نام عام طور پر محمد مشہور ہے۔ الف کی بجائے میم کر دیا ہو۔

متحرک حرف کا ساکن باندھنا

دوسری بات احسان نے یہ پیش کی ہے۔ کہ کسی متحرک حرف کو ساکن باندھنا جائز نہیں ہے۔ اور نعمت اللہ شاہ ولی جیسے بلند پایہ شاعر سے اس کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نعمت اللہ شاہ رح کا پایہ ان کے ولی ہونے کے لحاظ سے تو خواہ کتنا ہی بلند ہو لیکن واقفکار جانتے ہیں۔ کہ شاعری کے لحاظ سے بہت سے شاعر ان سے بدرجہا زیادہ بلند پایہ مانے گئے ہیں۔ اور ان کے کلام میں متحرک کو ساکن باندھنے کی مثالیں موجود ہیں۔ دیکھئے۔ لفظ بَدَخشاں میں دال متحرک ہے۔ لیکن فردوسی جیسے شہرۂ آفاق عظیم الشان شاعر اور مسلم الثبوت استاد نے ساکن باندھی ہے۔ چنانچہ کہتا ہے۔

دِگر از درِ بلخ تا بَدخشاں
ہمیں است زیں بادشاہی نشاں
(شاہ نامہ جلد ۲ صفحہ ۱۲)

اسی طرح لفظ آمَدِش کی دال بھی جو متحرک ہے ساکن باندھی ہے۔

بفرمود تا بہمن آمدش پیش
سخن گفت با وز اندازہ بیش

لفظ پدَرَم کی رائے مہملہ بھی اس نے ساکن ہی باندھی ہے۔

پدرَم آں دلیر گرامایہ گرد
ز تنگ ماندراں انجمن خاک خورد

حضرت نظامی گنجوی جن کے پایۂ شاعری کا رفیع نہایت شہرت کی وجہ سے محتاج بیان نہیں۔ فرماتے ہیں۔

گشت جہاں از نفسش تنگ تر
واز سپرش مُعَصْفَری رنگ تر

اس شعر میں لفظ مُعَصفَر کا عین جو متحرک تھا۔ ساکن باندھا گیا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ لفظ اَرِنی کی رائے مہملہ آپ نے ساکن ہی باندھی ہے۔

موسیٰ از آں جام تہی دید دست
شیشہ بکہ پایہ اَرنی شکست

اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مثالیں نہایت بلند پایہ اساتذہ فارس کی ہیں۔ جن کی جلالت شان سے کسی کو بھی مجال انکار نہیں۔ اس لئے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور ساکن حروف کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر لینا تو اساتذہ فارس کا ایک مشہور ومعروف طریقہ ہے۔ آٹھ تصرفات جو انہوں نے جائز رکھے ہیں منجملہ ان کے دو یہ بھی ہیں۔ جیسا کہ قواعد کی معمولی کتابوں پر نظر رکھنے والوں سے بھی مخفی نہیں۔

پس جب یہ امر تصرفات شعری سے جائز رکھا گیا ہے۔ اور فردوسی طوسی اور نظامی گنجوی جیسے ماہرین وناقدین فن شاعری کے کلام میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں تو نعمت اللہ شاہ ولی کے کلام میں اس کو خلاف توقع کس طرح کہا جا سکتا ہے بحالیکہ شاہ صاحب کا پایہ شاعری بلندی میں فردوسی طوسی، نظامی گنجوی کے برابر کسی نے کبھی نہیں مانا ہے۔

شاعر اور ناصح کے کلام میں فرق

پھر یہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ شاعرانہ ومصلحانہ دونوں قسم کے کلام کا ایک رنگ نہیں ہوا کرتا۔ شاعرانہ کلام میں الفاظ کی موزونیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور مصلحانہ وناصحانہ کلام میں اصل حقیقت بیان کرنا مدنظر ہوتی ہے۔ شاعر کا مقصود شعر ہوتا ہے۔ اور ناصح کا مقصود نصیحت۔ پس ایک شاعر کا کلام دیکھنے کے لئے اور نظر ہونی چاہئے۔ اور ناصح کا کلام دیکھنے کے لئے اور۔ چونکہ حضرت نعمت اللہ ولی کا یہ قصیدہ ناصحانہ ومصلحانہ کلام کی قسم میں سے ہے۔ اس لئے بھی اس میں کسی متحرک حرف کو ساکن باندھ لینا خلاف توقع نہیں۔

تصرفات شاعری کی مثالیں

ایک اور بات قابل توجہ یہ ہے۔ کہ نعمت اللہ شاہ ولی سنہ ۵۶۰ ہجری میں ہوئے ہیں۔ اس زمانہ کی زبان وہ نہیں تھی۔ اور نہ اس وقت تک وہ پابندیاں پیدا ہوئی تھیں جو بعد میں پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن حضرت شیخ سعدی کے زمانہ کے کلام میں بھی اس قسم کے تصرفات شاعری موجود ہیں اور ان کے بعد کے زمانے میں بھی۔ حضرت شیخ کا زمانہ سنہ ۶۵۶ ہجری تھا۔ گویا نعمت اللہ شاہ ولی کے زمانے سے تقریباً سو سال بعد لیکن ان کے کلام میں بھی ایسے تصرفات پائے جاتے ہیں۔ اس وقت میں مخفف کو مشدد باندھنے کی مثال پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

وجود مردم دانا مثال زر طلاست
کہ ہر کجا کہ رود قدر وقیمتش دانند

اس شعر میں لفظ زر مشدد باندھا گیا ہے۔ حالانکہ مشدد نہیں ہے۔ حضرت حافظ شیرازی رح نے جو اسی دور کے بزرگ ہیں خراب کجا اور تا بکجا ایک ہی مطلع میں استعمال کیا ہے۔ حالانکہ خراب کی باء موحدہ موقوف ہے اور تا بکجا میں متحرک چنانچہ فرماتے ہیں۔

صلاح کارِ کجا و من خراب کجا
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

پس جب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کے زمانے سے سو برس بعد والے شعراء اور وہ بھی سعدی وحافظ جیسے عالی مرتبہ بزرگوں کے کلام میں تصرفات شاعری کی مثالیں موجود ہیں۔ تو شاہ صاحب کے کلام میں ایسی مثال کے پائے جانے پر تعجب وانکار سراسر ضد وتعصب اور سخن پروری نہیں تو اور کیا ہے۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ شاہ صاحب کے اس قصیدے میں ساکن کو متحرک باندھنے کی ایک اور مثال موجود ہے۔ فرماتے ہیں۔

شَمَس خوش بہارے بینم

پس اگر شاہ صاحب ساکن کو متحرک باندھ لیتے ہیں۔ تو ان کے متحرک کو ساکن باندھ لینے پر کیا تعجب

اگر شعراء کے باندھنے پر ہی کسی لفظ کے باندھے جانے کا جواز ثابت ہو سکتا ہے۔ تو کیا مدیر احسان بتا سکتا ہے کہ شمس کو شمَس شاہ صاحب سے پہلے کس نے باندھا ہے۔

میں نے لفظ حرکت کو بسکون رائے باندھنے کی جو مثال مولوی ظفر علی صاحب کے کلام سے گذشتہ مضمون میں پیش کی تھی۔ احسان نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

"قادیانی نقاد کو یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ حرکت میں رائے مہملہ کو بسکون باندھنا شعرائے فارس کے تصرفات میں سے ہے۔ لیکن الف کو بسکون ثانی کسی شاعر نے نہیں باندھا اور ساری دنیا کے شاعر جمع ہو کر بھی مرزا صاحب کے اس عجیب وغریب تصرف کے جواز میں کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ گویا احسان کے نزدیک شعرائے فارس نے بعض خاص الفاظ کے متحرک حروف کو ساکن رکھنا جائز رکھا ہے اور بعض الفاظ کے متحرک حروف کو ساکن باندھنا جائز نہیں رکھا۔ حرکت کی رائے مہملہ تو ان الفاظ میں سے ہے جن کے متحرک حروف کو ساکن باندھنا جائز لکھا ہے اور لفظ الف ان الفاظ میں سے ہے جن کے متحرک حروف کو ساکن باندھنا جائز نہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اساتذہ فارس نے متحرک حروف کو ساکن باندھنے کیلئے الفاظ کی تخصیص نہیں کی اور یہ قاعدہ جس کا نام ان کی اصطلاح میں تصرفات شاعری ہے ایک عام قاعدہ ہے۔

جس کے آٹھ تصرفات میں سے ایک امکان بھی ہے۔ یعنی متحرک کو ساکن کر لینا۔ لیکن اس کے متعلق یہ عجیب و غریب قید کسی کتاب قواعد میں بھی بیان نہیں کی گئی۔ کہ لفظِ حرکت کی متحرک رائے مہملہ کو ساکن کر لینا تو جائز ہے۔ اور لفظ الف کے متحرک لام کو ساکن کر لینا جائز نہیں۔ مدیر احسان کو دراصل یوں کہنا چاہئے تھا۔ کہ چونکہ لفظِ حرکت کی رائے مہملہ متحرک کو مولوی ظفر علی خاں نے ساکن باندھا ہے۔ اس لئے اس کا ساکن باندھنا درست ہے۔ اور تصرفات شعرائے ایران میں سے ہے۔ اور لفظ الف کے لام متحرک کو حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کا ساکن باندھنا اگرچہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید کی شہادت سے ثابت ہے۔ لیکن چونکہ وہ احمدیوں کے خیال کا مؤید و مصدق ہے۔ اس لئے ناجائز اور تصرفاتِ شعرائے فارس سے خارج۔

مدیر احسان سے مطالبہ

اگر شعرائے فارس نے یہ تفریق کی ہو۔ کہ حرکت کی رائے مہملہ کو ساکن باندھ لینا تو درست ہے۔ مگر الف کے لام کو ساکن باندھنا درست نہیں۔ یا فلاں فلاں الفاظ کے متحرک حروف تو ساکن باندھے جا سکتے ہیں۔ اور فلاں فلاں الفاظ کے نہیں۔ تو احسان کا قول درست ثابت ہو جائیگا۔ لیکن کتبِ قواعد میں اس تفریق کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ وہاں تو تصرفات شاعری کے بیان میں اتنا ہی مل سکتا ہے۔ کہ ان تصرفات میں سے ایک امکان بھی ہے۔ جس کے معنے متحرک حروف کو ساکن کر لینے کے ہیں۔ پھر اس کی مثالیں ملیں گی۔

عطر القواعد فارسی وغیرہ معتبر کتبِ قواعد میں موجود ہے۔ کہ متحرک الفاظ کو ساکن باندھنا مسلم الثبوت اساتذہ فارس کے تصرفات میں سے ہے۔ لیکن انہوں نے الفاظ کی تخصیص نہیں کی۔ بہت صاف بات ہے کہ قاعدہ میں جب تک کوئی تخصیص نہ کر دی جائے۔ عمومیت سمجھی جاتی ہے۔ پس جب تک مدیر احسان کسی معتبر کتاب قواعد سے یہ نہ دکھا دے۔ کہ متحرک الف کو ساکن باندھنے کا قاعدہ تمام الفاظ پر حاوی نہیں صرف چند الفاظ تک محدود ہے۔ اور الف ان میں سے نہیں ہے۔ یا تمام الفاظ کے لئے تو یہ قاعدہ ہے۔ کہ یہ تحریک ثانی ہونے کی حالت میں بہ سکونِ ثانی باندھے جا سکتے ہیں۔ مگر لفظِ الف اس قاعدہ سے باہر ہے۔ از روئے عقل و انصاف اس کے لئے لب کشائی کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن کتبِ قواعد میں سے وہ ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ کہ متحرک الفاظ کو ساکن باندھنے کا جو تصرف شعرائے فارس نے کیا ہے۔ اس سے الف خارج ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ شعر میں الف کو متحرک اللام ہی پڑھا جائے۔ اور حائے حطی کو گرا دیا جائے۔ اور اس سے وزن میں کوئی خلل اس لئے نہیں پڑتا۔ کہ لفظ "ح" کے کسرہ کے اشباع سے جو یائے مجہول پیدا ہوئی تھی۔ لفظِ الف کی فاء اس سے جا ملتی ہے۔ اور حائے حطی کے گر جانے سے بجائے مصرع

الف۔ حے۔ میم دال مے خوانم۔ کے مصرع یوں ہو جاتا ہے۔

الفِ۔ میم۔ دال مے خوانم۔ اور اس کی تقطیع یہ ہے۔

الفے می فَعِلَاتُن۔ مدال می مَفَاعِلُنْ خَانَمْ فَعْلُنْ اور اسی صورت میں متحرک کو ساکن باندھنے کا اعتراض نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ حائے حطی کے تقطیع سے گرا دینے کا ہے جو بقول ایک دیوبندی صاحب کے شعرائے فارس نے تو کیا۔ شعرائے ہند میں سے بھی کسی نے نہ گرائی ہوگی۔ اردو میں۔ ا۔ و۔ ی۔ تو بے شک گرا دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ اور حروف اردو میں بھی نہیں گرائے جاتے۔ چہ جائیکہ فارسی میں۔

اس اعتراض کے متعلق میں کسی تفصیل میں تو پڑنا نہیں چاہتا۔ صرف ایک اسی بات کو لے لیتا ہوں۔ جس کی بنیاد پر اعتراض کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ اور چونکہ اعتراض کرنے والے دیوبندی خیال کے ہیں۔ لہذا اس مناسبت سے میں پہلے ان کے مسلّم عالم و فاضل شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب ہی کے کلام سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ موصوف نے اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر مرثیہ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں دو قصیدے درج کئے ہیں۔ پہلے قصیدے میں فرماتے ہیں ؎

ملا کر خاک و خوں میں بیکسوں کی آرزوؤں کو
پھر ہم سے پوچھتا ہے ہائے ظالم و جرگیاتی۔ صـ۳

پھر فرماتے ہیں۔ ع

نوائے انا الحق فیضیاب ہوتے اگر تم سے۔ صـ۱۱

اور فرماتے ہیں۔ ع

مشکلات ہوتے تھے سب اسکے اشاروں پہ حل۔ صـ۳۲

پہلے شعر کے دوسرے مصرع سے لفظِ ہم کی اور اس کے بعد والے دونوں مصرعوں سے لفظِ ہو کی ہائے ہوز تقطیع سے گر گئی ہے۔

معترض کا ا۔ و۔ ی کے سوا اور حروف کے اردو میں بھی نہ گرائے جانے کا دعوےٰ مندرجہ بالا مثالوں سے باطل ہو گیا۔ اب اگر خاص حائے حطی کے گرائے جانے کی مثال مطلوب ہو۔ تو گو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تاہم فی الحال ایک مثال اسی مرثیہ میں سے پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

بھر دیا قلبِ مقدس میں تمام عالم کا
درد و غم خیر و صلاح خوب ملا کر باہم
صـ۲۴

پہلے مصرع میں عالم کا عین اور دوسرے میں "صلاح" کی حائے حطی تقطیع سے نکل بھاگی ہے۔

مضمون لمبا ہو گیا۔ ورنہ شعرائے فارس کے کلام سے بھی۔ ا۔ و۔ ی کے سوا اور حروف گرنے کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ خصوصاً عین کے گرنے کی کہ وہ بہت جگہ گرا ہوا ملتا ہے۔ آخر میں اتنا کہکر ختم کرتا ہوں کہ ناصحانہ و مصلحانہ کلام پر اس قسم کی خردہ گیری قرینِ انصاف نہیں۔ وہ بھی اب سے سات آٹھ سو برس پہلے کے کلام پر۔ ورنہ مسلم الثبوت اساتذہ میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ جو اعتراضات کی زد سے محفوظ رہ سکے۔ (خاکسار جلال الدین شمس)

بقیہ صفحہ ۵

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریروں میں اجمالی رنگ میں زلازل کے بکثرت واقع ہونے کی پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ انکے زمانۂ وقوع کی تعیین کا جو الہام آپ پر نازل ہوا۔ وہ یہ ہے:۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے "پھر بہار آئی" کے الفاظ سے یہ تعیین فرما دی ہے کہ موسم بہار میں زلزلے بار بار آئینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔ "چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے۔ اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہینگے" (رسالۃ الوصیت صـ۱۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ الہام میں "بہار" سے مراد جنوری سے آخر مئی تک کا زمانہ ہے۔ سو اسکے مطابق گذشتہ سال جنوری میں صوبہ بہار میں زلزلہ آیا۔ اور اب آخر مئی یعنی ۳۱ مئی کو کوئٹہ اور قلات میں زلزلہ آیا۔ ایسا ہی دیگر مقامات میں بھی تباہ کن زلزلے موسم بہار میں آئے۔ قرآن مجید اور کتبِ سابقہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ اپنے قہری نشان زلزلوں کی صورت میں بھی ظاہر کریگا۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری اپنی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھ آئیگی اور کال اور مری پڑیگی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آئینگے" (متی باب ۲۴ آیت ۷) اسی طرح قرآن شریف آخری زمانہ کے عذابوں کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ (نازعات ع ۱) یعنی زمین زلزلوں کے دھکوں سے لرزہ کھائیگی۔ اور ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئیگا جس سے لوگوں کے دل دھڑکنے لگینگے۔ اور آنکھیں خوف اور ہیبت کے مارے اٹھ نہ سکینگی۔ نیز فرمایا ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ (زلزال ع ۱) جب تمام زمین زلزلوں سے ہلائی جائیگی۔ اور وہ اپنے بوجھ نکال کر باہر پھینکدیگی۔ تو انسان گھبرا اٹھینگے اور کہینگے کہ اسے کیا ہو گیا۔ تب وہ اپنی خبریں بتائیگی۔ اور یہ بھی اس لئے ہوا کہ تیرے رب نے اسے وحی کی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس زمانہ میں ان زلزلوں کا آنا مقدر ہے اس میں وحی الٰہی کے ذریعہ سے اہلِ زمین کو قبل از وقت آگاہ کیا جائیگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ کیا یہ عجیب بات نہیں

ہر احمدی احرار کانفرنس کے وقت شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے قادیان پہنچے

(۱)

۸ جون ۱۹۳۵ء کو بوقت آٹھ بجے شام زیر صدارت جناب چوہدری محمد شریف صاحب وکیل نیشنل لیگ منٹگمری کا جلسہ ہوا۔ جس میں یہ امر پیش ہوا۔ کہ احراری اس دفعہ پھر قادیان میں اپنا جلسہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور جیساکہ ان کی طرف سے جاری شدہ اعلانات سے ظاہر ہے۔ وہ کئی لاکھ کا مجمع کرنا چاہتے ہیں۔ احراریوں کا گذشتہ رویہ جماعت احمدیہ کے متعلق۔ فتنہ و فساد اور دل آزاری کا رہا ہے۔ اور حکومت نے بھی ان کی زیادتیوں کو روکنے کی کماحقہ کوشش نہیں کی۔ اس لئے ارکان حکومت کے اس رویہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعتماد نہیں ہوسکتا۔ کہ مقدس مقامات اور مقدس نفوس کی حفاظت کے فرض کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قرار پایا کہ ان حالات میں ہر احمدی کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اگر احراری قادیان میں پھر کانفرنس کریں۔ تو ان ایام میں اپنے مرکز کی حفاظت کے لئے مرکز میں پہنچ جائے۔

قرار پایا کہ اس کی نقول۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اخبار الفضل قادیان اور چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو بھیجی جائیں۔

ڈاکٹر غلام حسین سکرٹری نیشنل لیگ منٹگمری

(۲)

۹ جون۔ نیشنل لیگ پشاور کا ایک اہم جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

۱۔ یہ جلسہ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور ذمہ دار حکام کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ کہیں یہ معلوم کر کے کہ مجلس احرار ہند دوبارہ ہمارے مقدس مقام یعنی مرکز سلسلہ قادیان میں سالانہ کانفرنس کے نام اس فتنہ کا اعادہ کرنا چاہتی ہے۔ جس کا پہلا اجلاس نہایت فتنہ کا موجب ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم توقع کرتے ہیں۔ کہ حکومت پنجاب گذشتہ تجربہ کو سامنے رکھ کر اس سال احرار کانفرنس کو روکے گی۔ ورنہ ہم احمدی مجبور ہونگے کہ اپنے مذہبی مقدس مقام اور ہستیوں کی حفاظت کے واسطے مرکز میں موجود ہو کر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں

۲۔ ہم احراری اخبارات کے اس صریح جھوٹ پر سخت غصہ اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات کے متعلق بیان کر رہے ہیں کہ حضور نے ملا عنایت اللہ احراری کے قتل کے لئے کسی شخص کو خطوط لکھے۔ ہم اسے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سخت ہتک سمجھتے ہیں۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس فتنہ خیز اور اشتعال انگیز جھوٹ شائع کرنیوالے اخبارات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے

۳۔ قرار پایا۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی کی نقول حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب اور ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور اور پریس کو بھیجی جائیں۔

سید عباس بخاری سکرٹری نیشنل لیگ پشاور

درخواست دعا

میری ہمشیرہ ۱½ ہفتہ سے بعارضہ میعادی بخار، نمونیہ اور کھانسی بیمار ہے۔ گھبراہٹ اور بے قراری حد سے زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے

نیشنل لیگ سیالکوٹ کی قراردادیں

نیشنل لیگ سیالکوٹ کے خاص اجلاس منعقدہ ۵ جون میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

۱۔ نیشنل لیگ سیالکوٹ کا یہ خاص اجلاس آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو "سر"۔ خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب کو "نواب" اور خان صاحب چوہدری نعمت خاں کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان سب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوا دعا کرتا ہے کہ مولا کریم ان کو بیش از پیش ترقیات عطا فرمائے۔

۲۔ نیشنل لیگ سیالکوٹ کا یہ خاص اجلاس میر انعام اللہ شاہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۳۔ نیشنل لیگ سیالکوٹ کا یہ خاص اجلاس نیشنل لیگ لاہور کے اس ریزولیوشن کی پرزور تائید کرتا ہے۔ جو کہ مؤخرالذکر نیشنل لیگ نے ہر احمدی کے احرار کانفرنس کے دنوں میں قادیان پہنچنے کے متعلق پاس کیا۔ ہم اس بات کو نہایت اہم اور اپنا فرض تصور کرتے ہیں۔ کہ اگر مجلس احرار نے اس سال قادیان میں کانفرنس منعقد کی۔ تو ہر احمدی بشرطیکہ وہ بلا عذر شرعی جا سکتا ہو۔ اپنے مقدس مقامات اور دینی روایات کی حفاظت کے لئے قادیان پہنچ جائے۔

۴۔ نیشنل لیگ سیالکوٹ گورنمنٹ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرتی ہے کہ وہ پچھلے سال کے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس احرار کو قادیان میں کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت نہ دے کیونکہ اس کانفرنس کا مدعا صرف لوگوں میں اشتعال پیدا کرنا ہے۔

خاکسار۔ نذیر احمد باجوہ پلیڈر سکرٹری نیشنل لیگ سیالکوٹ

بھیرہ میں لجنہ اماء اللہ

جب سے محترمہ امتہ الرحمن صاحبہ تشریف لائی ہیں یہاں لجنہ اماء اللہ کی بنیاد ڈال دی ہے۔ آپ ہر ہفتہ مستورات کے اجلاس کراتی ہیں۔ خود بھی اور دوسری بہنیں مختلف مضامین پر تقریریں کرتی ہیں۔ آپ نے ۲۶ مئی کے جلسہ پر چوپورے چار گھنٹہ مسجد احمدیہ میں مستورات کا ہوا۔ اور جس میں ۲۰ کے قریب غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر خوب روشنی ڈالی۔ اور دوسری مستورات نے بھی تقریریں کیں۔ آپ ہفتہ واری اجلاس ہر دو احمدی محلوں میں کرتی ہیں

دارالامان میں گھروں میں بجلی لگوانے کے متعلق ضروری اطلاع

دارالامان میں انشاءاللہ تعالیٰ بجلی کے کنکشن غالباً ایک ماہ تک جاری ہوجائینگے۔ اس لئے جو احباب اس نعمت سے متمتع ہونے کا عزم رکھتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنے مکانوں میں بجلی کی تاریں لگوالیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے سلسلہ کی مملوکہ عمارتوں میں ایسی تاروں کے لگانیکا انتظام مختلف ٹنڈروں پر غور کرنیکے بعد شیخ مظفرالدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز پشاور کے سپرد فرمایا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس فرم کی ایک شاخ جہاں ہر قسم کا مطلوبہ سامان متعلقہ بجلی مہیا ہوسکیگا۔ قادیان دارالامان میں اس ماہ کی پندرہ تاریخ تک کھل جائے گی۔ اور کام باقاعدہ شروع ہوجائیگا۔ اس لئے جن دوستوں کو فرم مذکور کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواہ پشاور یا قادیان برانچ میں استفسارات بھیجکر بعد از اطمینان اپنے گھر میں بجلی لگانے کا کام تفویض فرما سکتے ہیں جو احباب فرم مذکور سے بتوسط نظارت امور عامہ اپنے مکانات میں بجلی کی تاریں لگوائیں گے وہ مفصلہ ذیل رعایات سے مستفیض ہوسکیں گے۔ (۱) فرم مذکور ایک سال تک اپنی کی ہوئی وائرنگ کی سروس (Service) بغیر کسی معاوضہ کے دیگی (۲) اگر کسی قسم کی کوئی چیز خلاف معاہدہ لگائی ہوئی پائی جائیگی۔ تو اس کو اصل چیز کے ساتھ بدلنے کی ہر وقت ذمہ وار ہوگی (۳) فرم مذکور کا کیا ہوا کام ان شرائط و ہدایات کے عین مطابق ہوگا۔ جو کہ نظارت امور عامہ نے نہایت ہی محنت سے مرتب کراکر معاہدہ میں داخل کی ہیں (۴) جو اصحاب ایسے کام کے لئے آرڈر دیں گے۔ ان کو ۲۵% تخمینہ شدہ رقم کا ہمراہ درخواست۔ ۶۵% ان کے گھر کی وائرنگ مکمل ہونے پر اور ۱۰% تین ماہ بعد از تکمیل وائرنگ ادا کرنا ہوگا۔

نظارت امور عامہ توقع رکھتی ہے۔ کہ احباب اس تسلی بخش انتظام سے جو کہ ہر ایک قسم کے دھوکے اور تکلیف سے بچنے کیلئے کیا گیا ہے۔ پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

اگر کوئی احمدی دوست جو وائرنگ کا کام بخوبی جانتے ہوں۔ اور فرم مذکور میں ملازمت کرنا چاہیں۔ تو وہ اپنی درخواست معہ سندات دفتر نظارت امور عامہ میں جلد ارسال کردیں ۞

ناظر امور عامہ

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپے ماہوار منافع حاصل کیجئے

آہنی خراس ڈبیل چکی

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشوونما ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں۔ اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپے ماہوار منافع حاصل کیجئے۔

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے علاوہ ازیں فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل جاف کترہ بادام روغن۔ سیویاں قیمے۔ اور چاولوں کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری مصور فہرست **مفت** طلب کیجئے۔

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں پائداری اور بافراط پانی دینے میں بینظیر ثابت ہوچکے ہیں انکی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے جھنجٹوں سے آپ ہمیشہ کیلئے بے فکر ہو جائینگے ماہران زراعت ان رہٹوں کی بزور سفارش کرتے ہیں۔ پرانی قسم کے چوبی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی
قادیان (پنجاب)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانی ست دھرم

ویدک تہذیب کی ننگی تصویر۔ جس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی ملنا مشکل تھا۔ آریہ سماج اور ویدوں کی تردید میں ایسی لاجواب تصنیف کبھی نہیں چھپی۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس اسے پڑھکر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔

قیمت [illegible] پتہ:۔ ست دھرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قیمت فی تولہ [illegible]

نہایت قابل قدر مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ہے ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھرانا۔ سرخی وغیرہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بینظیر ہے۔ نمونہ [illegible] کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

ملیریا سے بچنے کا آسان طریقہ

مچھردانیاں خریدیئے

جو

پنجاب کے مانچسٹر جلال پور جٹاں میں عمدہ طریق سے بنائی جاتی ہیں۔ یہ کارخانہ پچیس سال سے ہر قسم کا سودیشی کپڑا یعنی اونی۔ ریشمی۔ سوتی وغیرہ تیار کرتا ہے۔

مچھردانی نمبر ۱ درجہ اول .... [illegible]
مچھردانی نمبر ۲ درجہ دوم .... [illegible]
مچھردانی نمبر ۳ درجہ سوم .... [illegible]

ہر ایک مچھردانی کا سائز ۷ × ۴ فٹ ہوگا تمام جالی کی ہوگی۔ کنارہ مضبوط ہوگا۔ جالی بالکل کھنی ہوگی۔ استعمال کیجئے اور اپنی صحت کو برقرار رکھیئے۔ نوٹ:۔ تھوک فروش بیوپاریوں کو خاص رعایت ہوگی۔ براہ راست خط و کتابت کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ میر شمس الدین بدرالدین مالکان سودیشی سٹور فیکٹری جلال پور جٹاں (پنجاب)

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء "ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ..... اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہوگئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔" آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

جدید قانون قرضہ چھپ کر تیار ہوگیا ہے۔ قیمت ۲/۳ کے ٹکٹ آنے پر بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا سکتا ہے۔
ملنے کا پتہ:۔ دیوان عطر سنگھ مالک آفتاب پنجاب جنرل لا بکس ایجنسی متصل پرانی کوتوالی — لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۱۲ جون۔ نتھو رام کے قاتل عبدالقیوم کے وکیل صفائی سید محمد اسلم صاحب بیرسٹر نے جو بحث کی تھی۔ اس کے متعلق ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ سندھ کے ہندوؤں کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا گیا تھا۔ کہ اس میں بہت سی باتیں ہندو آزار ہیں۔ اور آپ پر مقدمہ چلانے کا حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ اس پر جوڈیشل کمشنر نے آپ کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کر دیا ہے جس کے صدر مسٹر بھوجراج مقرر ہوئے ہیں۔ اور تاریخ سماعت ۱۵ جون مقرر کی گئی ہے۔ سید صاحب کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ اگر اس دن حاضر نہ ہوئے۔ تو یکطرفہ کارروائی کر دی جائے گی۔ سماعت بار کونسل کے کمروں میں ہوگی۔

شملہ ۱۲ جون۔ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق جو سرکاری رپورٹ آج شائع ہوئی ہے۔ اس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ کے کھنڈرات میں جو مال و اسباب دب گیا ہے۔ اس کی حفاظت کرنے اور اسے اصل مالکوں تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔

دہلی ۱۲ جون۔ چونکہ شہر میں سرگرم افواہ تھی۔ کہ رات کو سخت زلزلہ آئے گا اس لئے تمام باشندوں نے رات سخت تشویش میں گذاری۔ اور لوگوں میں بہت پریشانی رہی۔

شملہ ۱۲ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ تاکہ موجودہ آئین کی میعاد ختم ہو جائے۔ آئندہ انتخاب صوبجاتی خود مختاری کے مطابق ہوگا۔

شملہ ۱۲ جون۔ پنجاب کونسل کے گرمائی سیشن کے ترمیم شدہ پروگرام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اجلاس ۲۹ جولائی کو شروع ہوگا۔ اور دو ہفتے رہے گا۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کو از سر نو نافذ کیا جائے۔ مگر اس کی دفعات کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

شملہ ۱۲ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ فصل ربیع کے مالیہ میں معافی کا عنقریب اعلان کرنے والی ہے۔ معافی ۱۷ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائے گی۔ جو اجناس کے نرخوں میں کمی اور فصل کی خرابی کو مدنظر رکھ کر ہوگی۔ یہ معافی اس بیس لاکھ روپیہ کی معافی کے علاوہ ہے۔ جو ستمبر ۱۹۳۴ء میں اضلاع ملتان اور منٹگمری میں کی گئی تھی۔

کلکتہ ۱۲ جون۔ اخبار سندے ٹائمز اور شانتی پریس جہاں چھپتا ہے۔ دونو سے ۳-۳ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے جو ۱۷ جون تک داخل ہونی چاہئے۔ یہ ضمانت جوبلی کے سلسلہ میں ایک مضمون کی اشاعت کی بنا پر طلب کی گئی ہے۔

شملہ ۱۲ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر طلباء کو وظائف دینے کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ جس کی تقسیم کے متعلق وزراء سکیم مرتب کر رہے ہیں۔

الٰہ آباد ۱۲ جون۔ جونپور سے شیعوں اور سنیوں میں شدید فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ دونوں طرف سے لاٹھیوں، چاقوؤں اور برچھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ سنی شیعوں کا علم چھین کر لے گئے۔ اور تعزیوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ شیعہ امام باڑہ میں جمع ہوئے۔ تو سنیوں نے ان پر سنگباری کی۔ کئی شیعہ سخت زخمی ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سنی پہلے سے حملہ کے لئے تیار تھے۔ اور مختلف پارٹیوں میں تقسیم ہو کر حملہ آور ہوئے

امرتسر ۱۲ جون۔ شرومنی اکالی دل نے حکومت کو لکھا تھا۔ کہ وہ کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے سے لاشیں نکالنے کے لئے پانچ ہزار اکالی دینے کے لئے تیار ہے۔ اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے اُسے لکھا گیا ہے۔ کہ اگر حکومت بلوچستان نے اجازت دی۔ تو سب سے پہلے اس پیش کش سے فائدہ اٹھایا جائیگا۔ والنٹیرز تیار رکھے جائیں۔ اکالی دل نے مختلف مقامات پر جتھے تیار کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں:۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) اس مہینہ کے آغاز میں ترکی میں جو زلزلے آئے۔ ان کے متعلق مرکزی حکومت کی خدمت میں جو رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ۲۳۰ مکانات منہدم ہو گئے ۲۷ آدمی ہلاک اور ۱۲۰ مجروح ہوئے۔ ایک رات کے بہت سے آدمی ایک مکان میں جمع تھے۔ کہ زلزلہ کی وجہ سے مکان گر گیا اور سب کے سب اس کے نیچے دب کر مر گئے

استنبول (بذریعہ ڈاک) یورپ کے سیاسی مطلع میں تکدر کی وجہ سے حکومت ترکی نے اپنی قوت پرواز میں اضافہ کی طرف خاص توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ اور ہوا بازوں کی تربیت کے لئے خاص اہتمام کیا ہے۔ رُوسی حکومت کے اشتراک عمل سے ہوا بازوں کے لئے ایک بازی گاہ تعمیر کی گئی ہے۔ جس کا افتتاح مصطفےٰ کمال پاشا نے معزز ترکوں اور روسی سفیر کی موجودگی میں کیا

رنگون ۱۲ جون۔ ایک ممبر نے کونسل کے آئندہ اجلاس میں صدر کی برطرفی اور وزراء کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

برلن ۱۱ جون۔ وزیر خارجہ نے ۳۸ جرمنوں کی ایک فہرست شائع کی ہے جنہیں جرمن قومیت کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ان میں جرمنی کے سابق وزیر مالیات اور چند ایک اشتراکی گائڈ بھی ہیں۔ انہیں ملک بدر کر دیا گیا ہے اور جرمنی میں ان کی جس قدر جائیداد تھی۔ سب کی سب ضبط کر لی گئی ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) آج سے قریباً ۲ ماہ قبل بعض قبائل عراق میں اس امر پر ہیجان و اضطراب پیدا ہوا تھا۔ کہ پارلیمنٹ میں ان کو کافی حق نیابت نہیں دیا گیا۔ اس مسئلہ پر کابینہ توڑ دیا گیا۔ اور پارلیمنٹ معزول کر دی گئی۔ نئے وزراء نے اس گتھی کو سلجھا دیا۔ اور شور و شر ختم ہو گیا۔ لیکن پچھلے دس روز سے پھر شورش کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔ اور صورت حالات پہلے کی نسبت بہت زیادہ خطرناک ہو گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۲ جون۔ حکومتِ انگلستان نے جاپان سے استفسار کیا تھا۔ کہ جرمنی کے اس مطالبہ کے متعلق کہ اسے انگلستان کی بحری طاقت کے مقابلہ میں ۳۵ فیصدی کی نسبت سے اپنی بحری طاقت میں اضافہ کی اجازت دی جائے۔ اس کی کیا رائے ہے۔ حکومتِ جاپان نے لکھا ہے۔ کہ اسے جرمنی کے اس مطالبہ کے منظور کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ البتہ اس کا یہ مطالبہ ضرور ہے۔ کہ انگلستان اور جاپان بحری طاقت کے لحاظ سے مساوی ہوں۔

لنڈن ۱۲ جون۔ ملک معظم کی صحت کے متعلق ایک بلیٹن شائع کیا گیا ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ ملک معظم کو زکام کی شکایت ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ گذشتہ چند روز میں سخت مصروف رہے ہیں۔ دو ہفتہ تک کامل صحت کی امید کی جاتی ہے۔ فی الحال آپ سنڈرنگھم میں مقیم ہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو سلور جوبلی کے موقعہ پر ملک معظم کی طرف سے ایک اعزازی خطاب دیا گیا ہے۔ لیکن اس پر یہاں زبردست پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وزیر اعظم مذکور رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑے ہجوم نے جمع ہو کر زبردست احتجاجی مظاہرے کئے اور اسے قابو میں رکھنے کے لئے پولیس کو بہت جدوجہد کرنی پڑی۔

نانکن ۱۱ جون۔ چین کی سنٹرل حکومت نے جاپان کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے ملک میں احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ جاپان کے بائیکاٹ کو بند کر دیا جائے۔ لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کسی ایسی رائے کا اظہار نہ کریں۔ جس سے غیر اقوام کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو۔ اور نہ ہی کوئی... ایسی آرگنائزیشن قائم کریں۔ جس سے چین کے بین الاقوامی تعلقات پر خراب اثر پڑے۔

رعبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی